Regd. No. L 5254.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ الفضل لاہور (پاکستان)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲/۱-۲ ”

یوم شنبہ
۲۳ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۲۹ ہش | ۱۱ فروری سنہ ۱۹۵۰ء | نمبر ۳۴

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں:۔

ربوہ ۸ ماہ تبلیغ ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تا حال گلے میں سخت تکلیف ہے اور طبیعت بدستور خراب ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

لاہور ۱۰ ماہ تبلیغ ۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت دل میں گھبراہٹ محسوس ہونے کے باعث آج صبح قدرے خراب ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جنوبی افریقہ پاکستان کو حسب ضرورت کوئلہ مہیا کر سکتا ہے

کیپ ٹاؤن ۱۰ فروری ۔ بی بی سی کے نامہ نگار نے کیپ ٹاؤن سے اطلاع دی ہے کہ جنوبی افریقہ پاکستان کو ایک لاکھ چالیس ہزار ٹن کوئلہ باسانی مہیا کر کے اس کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتا ہے۔ یہ کوئلہ پاکستان پہنچ کر ہندوستانی کوئلہ کی نسبت سستا پڑے گا اور جلد مہیا بھی ہو گا۔

سلامتی کونسل کو کشمیر کے متعلق ٹھوس اور قطعی اقدامات کا فیصلہ کرنا چاہیئے

لیک سکسیس ۱۰ فروری ۔ کل رات سلامتی کونسل میں تقریر کرتے ہوئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اس بات پر زور دیا کہ کونسل کو کشمیر کا مسئلہ طے کرانے کے سلسلہ میں ٹھوس اور قطعی اقدامات کا فیصلہ کرنا چاہیئے اور فریقین سے یہ مطالبہ کرنا چاہیئے کہ وہ کونسل کے ان فیصلوں کو عملی جامہ پہنائیں۔ جو حکومت ان فیصلوں پر عمل کرنے سے انکار کرے گی وہ امن عالم کو خطرے میں ڈالنے کی وجہ سے سنگین مجرم قرار پائے گی ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے کونسل پر مزید واضح فرمایا کہ منصفانہ حل میں تاخیر کی وجہ سے ہندوستان اور پاکستان کے باہمی اختلافات میں مزید اضافہ ہو رہا ہے اور لڑائی چھڑ جانے کے امکان کو تقویت پہنچ رہی ہے۔ پنڈت نہرو نے لڑائی سے محترز رہنے کے متعلق ایک دوسرے کو یقین دلانے کی جو پیشکش کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا اس پیشکش کو اگر حقیقت کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ بالکل بے معنی نظر آتی ہے۔ ایک طرف یہ پیشکش ہے اور دوسری طرف یہ حقیقت کہ ہندوستان کشمیر کے آدھے سے زیادہ حصے پر قبضہ جما چکا ہے ۔ حیدر آباد کو بھی طاقت کے بل پر اس نے ہتھیا لیا اور جونا گڑھ پر قبضہ بھی برقرار رکھا۔ ہندوستان کا دعویٰ یہ ہے کہ ہندوستان محض رسمی اعلان پر تو بہت زور دیتا ہے لیکن پاکستان نے اس سلسلے میں جو ٹھوس تجویزیں پیش کی ہیں انہیں ماننے سے انکاری ہے ۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں نے اپنی تقریر کے دوران میں ہندوستانی نمائندے کے تمام اعتراضات جو اس نے شمالی علاقوں پر قبضے ۔ آزاد فوجوں کو توڑنے اور عارضی صلح کے دوران میں ہی فوجوں کو نکال دینے کی حمایت میں کئے تھے ایک ایک کر کے صاف کیا اور نہایت مدلل طریق پر ثابت کیا کہ ہندوستان اس بارے میں کوری ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے اور ان قرار دادوں کو جنہیں فریقین تسلیم کر چکے ہیں مقصد مطلب معانی پہنانا چاہتا ہے ۔ چوہدری صاحب کی تقریر چھ گھنٹے ۴۵ منٹ تک جاری رہی ۔ یہ سب سے لمبی تقریر ہے جو آج تک سلامتی کونسل میں کی گئی ہے۔ گذشتہ سال بھی آپ نے ہی ساڑھے پانچ گھنٹے تقریر کر کے گذشتہ ریکارڈ توڑا تھا

چوہدری صاحب کی تقریر کے بعد کونسل کے صدر نے کہا آج کے اجلاس کے بعد اجلاس ایک ہفتہ کے لئے ملتوی کر دیا جائے گا تا کہ ممبران اپنی اپنی جگہ غور و خوض کے بعد آئندہ اقدام کے متعلق کوئی فیصلہ کر سکیں ۔

اقتصادی اور معاشرتی کونسل میں انڈونیشیا کی درخواست رکنیت پر غور و خوض

پاکستانی نمائندہ کی طرف سے پُر زور حمایت کا اظہار

لیک سکسیس ۱۰ فروری ۔ اتحادی قوموں کی اقتصادی اور معاشرتی کونسل نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے جمہوریہ انڈونیشیا کو جمعیت اقوام کے اقتصادی اور معاشرتی ادارے کا ممبر بنانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کونسل "یونیسکو" کو اپنے اس فیصلے سے عنقریب مطلع کر دے گی ۔ پاکستانی وفد کے نمائندے مسٹر امجد علی نے کونسل کے اجلاس میں کل انڈونیشی درخواست کی حمایت کرتے ہوئے اتحادی اقوام سے اپیل کی کہ وہ ان ایشیائی اقوام کی خواہشات کا جنہوں نے حال ہی میں آزادی حاصل کی ہے احترام کرتے ہوئے ان کے ساتھ پورا تعاون کریں ۔ اس طرح وہ کم سے کم عرصہ میں زیادہ سے زیادہ ترقی کر سکیں گی ۔ اور دنیا کی عام خوشحالی اور ترقی میں خاطر خواہ حصہ لے سکیں گی ۔ آپ نے مزید کہا کہ اس میں شک نہیں کہ انڈونیشیا اور اسی طرح کے دوسرے ایشیائی ملک نئے ممبر کی حیثیت سے جمعیت اقوام میں شامل ہو رہے ہیں ۔ لیکن ان میں سے بعض قدیم ترین تہذیبوں کے وارث ہیں اور بالخصوص انڈونیشی عوام نے اپنی جنگ آزادی میں جس بے خوفی اور قوت کا مظاہرہ کیا ہے وہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ آزاد ممالک میں وہ کسی سے پیچھے نہیں ہیں ۔ آپ نے امید ظاہر کی کہ انڈونیشیا اس ادارے کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے میں دوسرے ممبران کے دوش بدوش نہایت اہم پارٹ ادا کریگا ۔

— کلکتہ ۱۰ فروری ۔ کلکتہ میں پھر فرقہ وارانہ فساد شروع ہو گئے ہیں پولیس کو آج بھی گولی چلانی پڑی ۔ ۸۰ زخمی افراد ہسپتال میں داخل کئے گئے ۔ کل کے فساد میں دو آدمی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے تھے ۔

بے روزگاروں کی تعداد میں اضافہ

نئی دہلی ۱۰ فروری ۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال کے پہلے نصف حصہ میں ہندوستان میں بے روزگاروں کی تعداد میں تقریباً چالیس فیصدی اضافہ ہوا ۔

کھجوروں کی اجارہ داری

بغداد ۱۰ فروری ۔ کھجوروں کی عراقی انجمن نے بصرہ کے علاقے میں پیدا ہونے والی کھجوروں کی اجارہ داری ایک برطانوی کمپنی کو دینے کا فیصلہ کیا ہے مسٹر عبد اللہ القصاب کی زیر صدارت ایک میٹنگ کے بعد جو آٹھ گھنٹہ تک ہوتی رہی یہ طے کیا گیا کہ ٹھیکہ تین سال کے لئے دیا جائے

معلوم ہوا ہے کہ برطانوی کمپنی ان کھجوروں کی قیمت میں اضافہ کرنے پر تیار ہو گئی ہے جو وہ خرید چکی ہے ۔ اس سمجھوتے کو قطعی منظوری کیلئے مجلس وزراء کے سامنے پیش کیا جائیگا ۔ (دستار)

پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کا

آئندہ سالانہ اجلاس عام اپریل میں منعقد ہو گا

لاہور ۱۰ فروری پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹرز کانفرنس کی مجلس قائمہ کا اجلاس آج یہاں صبح گیارہ بجے مسٹر الطاف حسین کی صدارت میں شروع ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ سالانہ اجلاس عام اپریل کے پہلے ہفتے میں کراچی میں منعقد ہو گا

چاٹگام ۱۰ فروری ۔ ترقیات کے بورڈ نے چاٹگام سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر کاغذ کا ایک مل قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس میں بیس ہزار ٹن کاغذ سالانہ تیار کیا جائے گا ۔

کمیونزم کی روک تھام کیلئے مؤثر اقدامات

لاہور ۱۰ فروری ۔ آسٹریلیا کے وزیر اعظم نے اعلان کیا ہے کہ اس وقت آسٹریلیا کے سامنے سب سے اہم معاملہ یہ ہے کہ جنوب مشرقی ایشیاء میں کمیونزم کے فروغ کو روکنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں ۔ کیونکہ اگر کمیونزم کی روک تھام نہ کی گئی تو یہ تھائی لینڈ میں سے ہو تا ہوا برما اور ملایا کی سرحدوں تک جا پہنچے گا ۔

گولڈ کوسٹ میں پہلے احمدیہ کالج کا قیام

کالج کے پرنسپل ڈاکٹر سید سفیر الدین گولڈ کوسٹ میں

الحمد للہ ! گولڈ کوسٹ میں پہلا احمدیہ کالج ۳۰ جنوری ۱۹۵۰ء سے کھل گیا ہے ۔ مکرم ڈاکٹر سید سفیر الدین صاحب جنہیں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے کالج کا پہلا پرنسپل مقرر فرمایا ہے مع اپنی اہلیہ صاحبہ کے بخیر و عافیت لنڈن سے گولڈ کوسٹ پہنچ گئے ہیں ۔ احباب کالج کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔

(وکیل التبشیر ربوہ)

چندہ امداد درویشان کی تازہ فہرست

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

گزشتہ اعلان کے بعد جن بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے امداد درویشان کی مد میں رقوم موصول ہوئی ہیں۔ ان کی فہرست درج ذیل کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل و رحمت کے سایہ میں رکھے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ وجزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) بابو عبد الرحمٰن صاحب مصری شاہ لاہور ۲-۰-۰ روپے
(۲) قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی حال راولپنڈی امداد درویشاں ۵-۰-۰ „
(۳) „ „ „ مذکور صدقہ برائے مستحق درویشان ۵-۰-۰ „
(۴) ساکنین حلقہ بلاک الف ربوہ جمع کردہ مولوی عطاء اللہ صاحب واقف زندگی ۵۱-۱۲-۰ „
(۵) اہلیہ سید سردار حسین شاہ صاحب اور سیر حال عارف والہ ۵-۰-۰ „
(۶) ناظر علی صاحب نمبردار کھوکھر حال چک نمبر ۶۰ ضلع لائل پور ۵-۰-۰ „
(۷) فیض اللہ صاحب مدرس ملتان ۵-۰-۰ „
(۸) چوہدری قائم الدین صاحب آف خان فتاح حال مانگا تحصیل پسرور ۵-۰-۰ „
(۹) لفٹنٹ سید الحسن صاحب پشاور ۱۰-۰-۰ „
(۱۰) اہلیہ اخوند محمد اکبر صاحب ملتانی ۵-۰-۰ „
(۱۱) عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ سید محمد حسین صاحب آف قادیان حال جھنگ مگھیانہ ۵-۰-۰ „
(۱۲) عبد اللطیف صاحب ہزاروی سوداگر چوب ضلع ہزارہ ۲۰-۰-۰ „
(۱۳) ہمشیرہ سعد اللہ خان صاحب ترنگ زئی پشاور ۵-۰-۰ „
(۱۴) امۃ اللطیف بیگم صاحبہ بنت چوہدری محمد طفیل صاحب انسپکٹر بیت المال نواب شاہ (سندھ) ۵-۰-۰ „
(۱۵) چوہدری فقیر محمد صاحب ڈی ایس پی۔ راولپنڈی ۸-۰-۰ „
(۱۶) اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر کوہ مری حال راولپنڈی صدقہ برائے مستحق درویشان ۵-۰-۰ „
(۱۷) مرزا حاکم بیگ صاحب جھنگ ۲۰-۰-۰ „
(۱۸) اہلیہ ابو الفضل محمود صاحب لاہور ۰-۱-۶ „
(۱۹) مرزا محمد شریف بیگ صاحب سپرنٹنڈنٹ جیل جھنگ ۵-۰-۰ „
(۲۰) عبد السمیع صاحب صدیقی آئس فیکٹری روڈ چٹاگانگ ۲-۰-۰ „
(۲۱) ہمشیرہ صاحبہ ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب قلعہ شیخوپورہ ۱۰-۰-۰ „
(۲۲) بھانجی صاحبہ ایچ ایم مرغوب اللہ صاحب مذکور (غریب درویشوں میں بطور صدقہ گوشت تقسیم کرنے کے لئے) ۵-۰-۰ „
(۲۳) چوہدری نادر علی صاحب فارم منیجر اقبال نگر منٹگمری ۹۰-۰-۰ „
(۲۴) فیاض محمد خان صاحب فیاض ٹی سٹال ربوہ ۵-۰-۰ „
(۲۵) حکیم نظام دین صاحب لاہور ۲-۴-۰ „
(۲۶) ملک منظور احمد صاحب ہریکے موٹر ٹرانسپورٹ کمپنی لاہور ۱-۰-۰ „
(۲۷) شیخ محمد اکرام صاحب آف قادیان حال تاجر ٹوبہ ٹیک سنگھ ۵-۰-۰ „
(۲۸) „ قدرت اللہ صاحب „ „ „ ۵-۰-۰ „
(۲۹) „ عظمت اللہ صاحب „ „ „ ۵-۰-۰ „
(۳۰) بشیر الدین صاحب طاہر سیالکوٹ پسر ماسٹر خیر الدین صاحب ۱۵-۰-۰ „
(۳۱) غلام مجتبےٰ صاحب کوئٹہ ۳-۰-۰ „
(۳۲) اہلیہ „ „ „ ۲-۰-۰ „
(۳۳) شیخ احمد علی صاحب سنیئر ماسٹر بسال ضلع کیمل پور ۵-۰-۰ „
(۳۴) شیخ چراغ الدین صاحب آف محلہ دار الفضل قادیان ۵-۰-۰ „
(۳۵) شیخ محمد علی صاحب „ „ „ ۵-۰-۰ „
(۳۶) رشیدہ بیگم صاحبہ آف محلہ دار الفضل قادیان ۵-۰-۰ روپے
(۳۷) حکیم فتح محمد صاحب بمقام ڈگری (سندھ) درویشوں میں شیرینی تقسیم کرنے کیلئے ۵-۰-۰ „
(۳۸) ممتاز بیگم صاحبہ بذریعہ حکیم مرغوب اللہ صاحب قلعہ شیخوپورہ صدقہ برائے مستحق درویشان ۱۰-۰-۰ „
(۳۹) حمیدہ عفت صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب برمی لاہور ۵-۰-۰ „
(۴۰) ظفر الدین احمد صاحب حال شیخوپورہ ۱۰-۰-۰ „
(۴۱) چوہدری اللہ رکھا صاحب بنگلا بڑا گھر براستہ سیدوالا ۵-۰-۰ „
(۴۲) محمودہ خانم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صادق صاحب آف کوئٹہ ۲-۰-۰ „
(۴۳) مرزا محمد صادق صاحب کوئٹہ ۲-۰-۰ „
(۴۴) اختری خانم صاحبہ کوئٹہ ۵-۰-۰ „
(۴۵) محمد احمد صاحب پسر شیخ محمد لطیف صاحب آف گوجرانوالہ حال ملتان ۳-۰-۰ „
(۴۶) طاہر احمد صاحب برادر محمد احمد صاحب مذکور ۳-۰-۰ „
(۴۷) بیگم لفٹنٹ اسلم صاحب منہاس ۱۰-۰-۰ „
(۴۸) لفٹنٹ اسلم صاحب منہاس مذکور ۵-۰-۰ „
(۴۹) سید منظور علی شاہ صاحب آف قادیان حال سیالکوٹ ۵-۰-۰ „
(۵۰) والدہ گلزار احمد صاحب آف کلکتہ حال چنیوٹ برائے صدقہ بکرا قادیان ۲۵-۰-۰ „
(۵۱) ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب کھڈیاں ضلع لاہور ۲-۰-۰ „

میزان = ۴۳۹-۱-۶ „

بقیہ فہرست آئندہ شائع کی جائیگی

خاکسار: مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۸/۲/۵۰

ڈاکٹر غفور الحق صاحب کا افسوسناک انتقال

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے

ڈاکٹر غفور الحق خان صاحب جو تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کے اولڈ بوائے اور ایک مخلص احمدی اور آجکل کوئٹہ کے چوٹی کے ڈاکٹر تھے کل بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے شام کے قریب میو ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے اہل و عیال کو راولپنڈی سے لانے کے لئے کوئٹہ سے آئے تھے۔ اور رستہ میں طبیعت کی خرابی کی وجہ سے لاہور ٹھہر گئے۔ اس شب انہیں دل کا سخت حملہ ہوا۔ اور فوراً میو ہسپتال پہونچا دیئے گئے۔ پہلے حملہ کے بعد طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی۔ چنانچہ جب میں انہیں ہسپتال میں دیکھنے گیا تو اس وقت طبیعت سنبھلی ہوئی تھی۔ لیکن اس کے تیسرے دن دوسرا حملہ ہوا اور بالآخر جمعرات کی شام کو ڈاکٹر صاحب موصوف اپنے مولا کے حضور پہنچ گئے

وفات کے وقت مرحوم کی عمر صرف ۴۵ سال تھی۔ چنانچہ ابھی تک مرحوم کی ساری اولاد کم سن ہے وفات سے چار یوم قبل ان کے چچا زاد بھائی ڈاکٹر سراج الحق صاحب ان کے اہل و عیال کو لے کر لاہور پہنچ گئے تھے اور یہ خدا کا فضل ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ ان کی بیوی بچوں کی ملاقات ہو گئی۔ لیکن افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے حقیقی بھائی فیض الحق خانصاحب اور ضیاء الحق صاحب اور مرحوم کے خسر شیخ فضل الرحمٰن صاحب نہیں پہنچ سکے۔ البتہ شیخ فضل الرحمٰن صاحب زوجہ روانہ ہونے سے قبل لاہور پہنچ گئے تھے۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے ڈاکٹر غفور الحق صاحب کوئٹہ میں پرائیویٹ پریکٹس کرتے تھے اور وہاں کے چوٹی کے ڈاکٹر تھے۔ گذشتہ دو سال جبکہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کوئٹہ تشریف لے جاتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو حضور کی خدمت کی خاص سعادت حاصل ہوتی رہی ہے اور حضور بھی مرحوم کے اخلاص کی وجہ سے ان کے ساتھ بہت شفقت کے ساتھ پیش آتے تھے۔ چنانچہ جب حضور کو ڈاکٹر صاحب کی بیماری کی اطلاع پہنچی تو حضور نے تار کے ذریعہ ان کی خیریت دریافت فرمائی

مرحوم جن کا اصل وطن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور تھا۔ بہت ملنسار مہمان نواز۔ خدمت گذار دوستوں کیلئے دلی خوشی سے قربانی کرنے والے نوجوان تھے۔ جنازہ بذریعہ لاری ربوہ بھجوایا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی رحمت کے سایہ میں جگہ دے۔ اور ان کی اہلیہ اور بچوں اور بوڑھی والدہ اور دیگر عزیزوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۱۰/۲/۵۰

گالیاں سُن کر دُعا دو پا کے دکھ آرام دو
کبر کی حالت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار

(از مکرم ملک فضل کریم صاحب لاہور)

(۱) خذ العفو وامر بالعرف و اعرض عن الجاھلین ۔ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت چلی آتی ہے۔ کہ جب دنیا کے لوگ خدا کو بھلا دیتے ہیں۔ اور وہ ہر قسم کے فسق و فجور میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو رب العالمین کی شانِ ربوبیت جوش میں آتی ہے۔ کہ لوگوں پر رحم کیا جائے۔ اور وہ انہیں میں سے اپنے کسی ایک بندہ کو منتخب فرما کر ان کی اصلاح فرماتا ہے۔ حق کے مخالف اس انتخاب پر بھی نکتہ چینی کرتے ہیں۔ کہ فلاں قوم سے ہونا چاہیئے تھا اور متکبر انسان اپنے نام تک پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر خدا نے کسی کو نبی بنانا تھا۔ تو ہم کو بناتا کیونکہ ہم حسب نسب میں اُس سے اعلیٰ شان رکھتے ہیں۔ ہم سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کو کہتے سنا ہے کہ اگر میں دعویٰ نبوت کا کردوں تو میرا کامیاب ہونا یقینی ہے۔ کیونکہ میں سید ہوں۔ سیدوں کی تو لوگ ویسے بھی عزت کرتے ہیں۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ کفار نے طنزاً کہا تھا کہ لم یجد اللّٰہ رسولاً الا یتیم ابی طالب۔ کہ خدا کو ابی طالب کے یتیم کے سوا اور کوئی رسول نہ ملا۔ یہی حال آج حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخالفوں کا ہے۔

جب وہ مامور من اللہ احادیث صحیحہ کے مطابق آیا اور عین ضرورت کے وقت مبعوث ہوا جب کہ گمراہی کا غلبہ ہو گیا تھا۔ اور کافروں نے ہر طرف سے دینِ حقہ پر غارت گری کا سلسلہ جاری کر رکھا تھا۔ اور سارے جہان کو گھیر لیا تھا۔ کئی قومیں اُن کے ہاتھ سے تباہ و ہلاک ہو چکی ہیں۔ جب کہ اسلام مصائب میں گھِرا ہوا ہے۔ اور اسلام کے نام لیوا خواب غفلت میں سوئے پڑے ہیں۔ شہروں اور دیہات اور جنگلوں میں فتنے پھیل چکے ہیں۔

ان حالات میں اُس نے لوگوں کو پکارا کہ اے لوگو! تم اپنے سچے خدا و ندخدا اپنے حقیقی خالق اپنے حقیقی معبود کی شناخت اور محبت کے لئے اور اسی کی اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ جب تک یہ امر جو تمہاری تخلیق کی علتِ غائی ہے۔ بیّن طور پر تم میں ظاہر نہ ہو۔ تب تک تم حقیقی نجات سے بہت دور ہو۔ اگر تم انصاف سے بات کرو۔ تو تم اپنی اندرونی حالت پر آپ ہی گواہ ہو سکتے ہو کہ بجائے خدا پرستی کے مرسوم دنیا پرستی کا ایک قوی ہیکل بت تمہارے دل کے سامنے ہے۔ جس کو تم ایک ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدے کر رہے ہو اور تمہارے تمام اوقات عزیز دنیا کی جق جق بک بک میں ایسے مستغرق ہو رہے ہیں۔ کہ تمہیں دوسری طرف نظر اُٹھانے کی فرصت نہیں۔ کبھی تمہیں یاد بھی ہے۔ کہ انجام اس ہستی کا کیا ہے۔ کہاں ہے تم میں انصاف کہاں ہے تم میں دیانت کہاں ہے تم میں وہ راستبازی اور خدا ترسی اور دیانتداری اور فروتنی اور خاکساری جس کی طرف تمہیں قرآن بلاتا ہے۔ تمہیں کبھی بھولے بسرے میں بھی تو یاد نہیں آتا کہ ہمارا کوئی خدا بھی ہے۔ کبھی تمہارے دل میں نہیں گذرتا کہ اس کے کیا کیا حقوق تم پر ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ تم نے کوئی غرض کوئی واسطہ۔ کوئی تعلق اس قیوم حقیقی سے رکھا ہوا ہی نہیں۔ اور اس کا نام تک لینا تم پر مشکل ہے۔ اب چالاکی تم کہو گے۔ کہ ہرگز ایسا نہیں۔ لیکن خدا کا قانون تمہیں شرمندہ کرتا ہے۔ جب کہ تمہیں وہ جتلاتا ہے۔ کہ ایمانداری کی نشانیاں تم میں نہیں .... گذشتنی گذاشتنی امور کی ہوس میں دن رات سرپٹ دوڑ رہے ہو۔ تمہیں خوب خبر ہے۔ کہ بلاشبہ تم پر وہ وقت آنے والا ہے۔ جو ایک دم میں تمہاری زندگی اور تمہاری ساری آرزوؤں کا خاتمہ کر دے گا۔ مگر یہ عجیب شقاوت ہے کہ باوجود اس علم کے پھر اپنے تمام اوقات دنیا طلبی میں ہی برباد کر رہے ہو۔ اور دنیا طلبی بھی صرف وسائل جائزہ تک ہی محدود نہیں۔ بلکہ تمام ناجائز وسیلے جھوٹ اور دغا سے کام لے کر ناحق خون تک تم نے حلال کر رکھے ہیں۔ اور اُن تمام شرمناک جرائم کے ساتھ جو تم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کہتے ہو کہ آسمانی نور اور آسمانی ہدایت کی ہمیں ضرورت نہیں بلکہ اس سے سخت عداوت رکھتے ہو

پس جب اُس نے ان کی خامیاں ظاہر کیں۔ تو وہ اس کے دشمن ہو گئے۔ اور چاہا کہ اس کو مٹا دیں۔ اس کے ماننے والوں کو تباہ و برباد کر دیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ جس نے ان کو بھیجا ہے۔ اُس نے پہلے سے تسلی دے رکھی ہے کہ انکی مخالفت حق کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اس کے منہ سے خدا نے پہلے سے ہی نکلوا دیا ہوا ہے کہ سارا زور لگا لو تم کبھی اپنے بد ارادوں میں کامیاب نہیں ہو سکو گے۔ ہم حضور کے ماننے والے پورے وثوق اور کامل یقین سے دنیا کو جتا دینا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فرستادہ خدا ہیں ان کے منہ سے نکلے ہوئے کلمات حرف بحرف پورے ہوں گے۔ اور دشمن اپنی ساری طاقت کے باوجود آخر کار خائب خاسر ہوگا۔ جہاں ہم مخالفین سے مخاطب ہو رہے ہیں۔ وہاں ہم اپنوں سے مسیح موعود کے نام لیوا اور حضور کے متبعین سے گذارش کرتے ہیں۔ کہ وہ حق کے راستے میں روکاوٹ ڈالنے والوں دائرہ تہذیب سے نکل کر وحشی جنگ میں اُترنے والوں اور قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے والوں اور دکھ دینے والوں کے معاملہ میں عفو و درگذر کو اپنا شیوہ بنائیں اور اس کو کمال تک پہنچا دیں۔ نیک کام کی تلقین جاری رکھیں۔ تبلیغ حق۔ تبلیغ صدق و سداد و درستی کا کام برابر جاری رکھیں اور اس قماش کے لوگوں سے اعراض کریں۔ ان کی باتوں کو چنداں وقعت نہ دیں۔ بلکہ جب بھی کوئی بری بات مخالفین سے سُنیں تو خدا کی پناہ مانگیں اس کے آستانہ پر گریں۔ اُسی سے استقامت کی دعا مانگیں جب بھی دشمن شورہ شوخی اور شرارت میں بڑھے۔ تو خدا کے ہاتھ میں اپنا معاملہ پیش کر دیں۔ یہ مت خیال کریں کہ حق کے مخالفوں کی شوخیوں اور شرارتوں کا ان کو کوئی بدلہ نہیں ملیگا۔ ملیگا اور ضرور ملے گا۔ مگر صبر اور دعا کے ساتھ برداشت کئے جائیں۔ دشمن اگرچہ اپنی مخالفت کے نشہ میں سرشار ہے۔ اور وہ ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے۔ کہ حق کو مٹا دے اگر سارا زمانہ بھی حق کا مخالف ہو جائے۔ تو وہ حق کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ کیا یہ حقائق آپ کے سامنے نہیں ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفوں نے کیا کچھ نہیں کیا تھا۔ پتھراؤ اُنہوں نے کیا۔ گلے میں ٹپکا ڈال کر زور سے کھینچا۔ اُونٹ کی اوجھری کی نجاست حضور پر ڈالی۔ راستے میں کانٹے بچھائے گالیاں دیں۔ جہاں کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے ماننے والوں کو دیکھ پاتے تو تالیاں بجاتے۔ گالیاں دیتے۔ راستوں اور گلی کوچوں میں چلنے پھرنے سے روکتے۔ جب سید الکونین۔ فخر الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم سے مخالفین نے ایسی ایسی گستاخیاں کیں۔ تو ہم سے کب ہمارے مخالف کمی کریں گے۔ یقین رکھیں حق کے مخالف اپنی تباہی کا سامان اپنے ہاتھوں کر رہے ہیں اور ایسے تاریخ کے ساتھ وہ ایک دن پکڑے جائیں گے۔ کہ ان کی ہلاکت آتی ہوئی بھی ان کو نظر نہیں آئے گی۔

ذرا سوچیں تو ختم نبوّت کا منکر کون ہے؟

کیا دیانت داری اور ٹھنڈے دِل سے سوچنے والی یہ بات نہیں کہ

۱۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ آنے والے ہیں وہ آپکی ختم نبوت کا قائل کیسے ہو سکتا ہے؟

۲۔ اگر نبی اسرائیل کا نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آسکتا ہے۔ تو ختم نبوت کیسے ہوئی؟

۳۔ جو شخص دنیا کو ایک طرف تو یہ بتاتا ہو کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا۔ اور دوسری طرف یہ کہتا ہو۔ کہ عیسیٰ نبی اللہ آنے والے ہیں کیا وہ مسلمانوں کے پاؤں دو کشتیوں میں رکھ کر ان کو ہلاک کرنے کی کوشش نہیں کرتا؟ اگر حضرت عیسیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آجائیں۔ تو درحقیقت خاتم النبیین حضرت عیسیٰ ہو جائیں گے۔ کیونکہ ان کے بعد پھر کوئی نبی نہیں آئے گا۔

۴۔ بعض لوگوں کا یہ کہنا کہ "حضرت عیسیٰ پرانے نبی ہیں وہ آسکتے ہیں۔ نیا نبی کوئی نہیں آسکتا" بڑی دھوکا دینے والی بات ہے۔ اگر ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ نبوت کا دروازہ بالکل بند ہے تو پھر نئے یا پرانے نبی کا سوال کیا معنی رکھتا ہے۔ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے ڈاکٹر کسی بیمار کو کہے۔ کہ چاول نہ کھانا تو کوئی عقل کا دشمن کہنے لگ جائے۔ کہ ڈاکٹر کا منشاء یہ تھا۔ کہ تازہ پکا کر چاول نہ کھائے جائیں۔ ورنہ ڈاکٹر کے منع کرنے سے پہلے کے پکے ہوئے باسی چاول بے شک کھلائے جائیں۔

۵۔ ایسے عقلمندوں سے کوئی پوچھے تو سہی کہ خاتم النبیین کی آیت میں وہ کونسا لفظ ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ نیا نبی پیدا نہیں ہوگا ہاں پرانا نبی آسکتا ہے۔

۶۔ جو شخص انجیلی نبی کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں سمجھتا۔ اُس کو ماننا پڑے گا کہ جب اسرائیل نبی آئے گا۔ تو لوگ تو لوگ تو نماز کے لئے مسجد کی طرف دوڑیں گے اور وہ کلیسیا کی طرف بھاگے گا۔ جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے۔ تو وہ انجیل کھول کر بیٹھیگا جب لوگ عبادت کیلئے بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے۔ تو وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ کیا اسلام کیلئے یہ مصیبت کا دن بھی باقی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی بھی آئیگا۔ کہ جو مستقل نبوت کی وجہ سے آپکی ختم نبوت کی مہر کو توڑ دیگا اور آپکی فضیلت خاتم الانبیاء ہونیکی چھین لیگا اور آپ کی پیروی سے نہیں بلکہ براہ راست مقام نبوت حاصل رکھتا ہوگا۔ معاذ اللہ۔

(۷) جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو کہ حضرت عیسیٰ آنیوالے ہیں اسکے منہ سے کیا دیانتداری سے یہ بات نکل سکتی ہے کہ آفتاب عالمتاب کے بعد ننھے ستاروں ٹمٹماتے چراغوں اور لڑکھڑاتی شمعوں کی کوئی ضرورت نہیں (آزاد ۔ ارجنوری) یہ تو صریح دھوکا دینے یا دھوکا کھانے والی بات ہے۔ کیونکہ اگر فی الواقعہ "آفتاب عالمتاب" کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کس لئے آئیں گے۔ اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والا نبی ٹمٹماتا چراغ اور لڑکھڑاتی شمع ہے۔ تو کیا یہ حضرت عیسیٰ کی سخت ہتک کرنا نہیں کیونکہ وہ آنحضرت کے بعد آنیوالے نبی ہیں۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر حضرت عیسیٰ آجائیں تو اُس وقت "آفتاب عالمتاب" دونوں میں سے کس کو کہا جائیگا۔ سوچو اور خاتم الانبیاء کی ہتک سے بچو۔

(۹) اگر کہا جائے حضرت عیسیٰ اُمتی ہونگے تو کیا ایسا کہنا الا حضرت عیسیٰ کی نبوت کا انکار یا ہتک کرنے والا نہ ہوگا۔ کسی نبی کو اُمتی بنا کر اس کی ہتک کرنے سے کیا یہ بہتر نہیں کہ کسی اُمتی کو نبی بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت قائم کیجائے۔ (۱۰) اور نہ ختم نبوت کا منکر تو وہ ہوگا جو اسرائیلی نبی کا انتظار کرتا ہے۔ نہ کہ وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نبوت کا وارث آپ کے کسی روحانی فرزند کو تسلیم کرتا ہے۔

ناشر:- ابو البشارت عبد الغفور مولوی فاضل

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

تبلیغ اسلام اور تحریک جدید کا جہاد

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے "تحریک جدید"، نے اشاعت اسلام اور اشاعت احمدیت کا جو کام بیرونی ممالک میں جاری کر رکھا ہے۔ جس کا اب سولہواں سال شروع ہو رہا ہے۔ اور خدا کے فضل سے اس کے اعلےٰ درجہ کے پھل بھی مل رہے ہیں۔ اس کو وسیع سے وسیع تر کرنے کی ضرورت ہے۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ عنقریب بیرونی ممالک میں نئے مشن کھولنے والے ہیں۔ اس لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ۱۸۹۱ء کی پیشگوئی والی پانچ ہزاری فوج کے ہر سپاہی کا فرض ہے کہ وہ اپنے وعدے کو نمایاں اضافہ سے اپنے امام کے حضور پیش کرے۔ "دفتر اول کی اس فوج" کو اولیت کی فضیلت کا جو بھی فخر اللہ تعالےٰ نے عطا فرمایا ہے۔ اسے نہ صرف قائم رکھا جائے بلکہ اس میں نمایاں ترقی ہو۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام دنیا کے ہر ملک۔ ہر شہر میں پہنچ جائے اور دنیا میں ہر جگہ اسلام ہی کا جھنڈا بلند سے بلند تر لہراتا رہے۔ اور اس کی صورت ایک یہ ہے کہ "تحریک جدید" کے دفتر اول کے مجاہد اپنے وعدے نہ صرف شاندار اضافہ سے ہی اپنے امام کے حضور پیش کریں۔ بلکہ ادائیگی بھی اضافہ کیساتھ ہو۔ اور جہاں تک جلد ممکن ہو۔ وعدوں کی ادائیگی ہو جائے

دفتر اول کے سولہویں سال میں مندرجہ ذیل احباب شامل ہو سکتے ہیں:۔

(۱) دفتر اول کے پہلے دس سال میں سے جو احمدی چھ سات سال ادا کر چکا ہے۔ اور اس کے تین چار سال رہتے ہیں۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے اگر اب توفیق بخش دی ہے۔ کہ پانچ ہزاری فوج کا کامل سپاہی بن جائے۔ تو سولہویں سال میں شامل ہو جائے۔ ایسا شخص اپنے گذشتہ سالوں کا بقایا کچھ اس سال کے ساتھ کچھ آئندہ سالوں کے ساتھ قسطوار یا یکمشت جیسے اسے آسانی ہو۔ ادا کر سکتا ہے۔

(۲) وہ مجاہد جس نے دس سال پورے ادا کئے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دس سالہ اظہار خوشنودی کا سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا ہے۔ اگر اس نے اب تک نہیں لیا تو اب لے لے۔ مگر اسے چاہیے کہ آئندہ سالوں میں بھی شامل ہو۔ کیونکہ دس سال کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جہاد کبیر کو انیس سال تک ممتد فرما دیا تھا۔ فرمایا "میں نے نو سالہ میعاد کی زیادتی قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق بڑھائی ہے کہ دوزخ پر انیس نگران ہوں گے۔ پس میں نے چاہا کہ تحریک جدید کی ہر جماعت کی قربانی انیس سال کی ہو جائے۔ تاکہ دوزخ کے دروازے اس کے لئے بند ہو جائیں

اللہ تعالیٰ تمام تحریک کے مجاہدین پر خواہ وہ دفتر اول کے ہوں یا دفتر دوم کے۔ اس دنیا کی جنت اور اگلے جہان کی جنت کا سامان پیدا کرے اور اسلام کی فتوحات کی ایک مضبوط بنیاد ان کے ہاتھ سے رکھوا دے"۔ اگر آپ دس سال پورے کر چکے ہیں۔ تو اب سولہویں سال میں شامل ہو کر بقایا اپنی سہولت سے اس سال اور آئندہ سالوں کے ساتھ ادا کر لیں۔

(۳) وہ مجاہدین جس نے گیارھواں سال دیکر پھر چھوڑ دیا۔ یا گیارھواں بارھواں دیکر تیرھویں سال میں شامل نہیں یا یہ تین سال دیکر چودھویں سال میں شامل نہیں ہو سکے۔ ان سب کو چاہیئے۔ تحریک جدید کے دفتر اول کے سولہویں سال میں شامل ہو کر انیس سال تک قربانی کرتے جاویں۔ تا وہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج کے کامل سپاہی ہوں۔

(۴) بعض ہیں جن کے پندرھویں سال کا وعدہ ہے۔ لیکن سولہویں سال کا وعدہ ابھی نہیں آیا۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وعدوں کی میعاد آخری ۲۸ر فروری ۵۰ء تک ہے۔ وہ تحریک جدید کی تبلیغی سکیم کی وسعت کے پیش نظر اپنا وعدہ نمایاں اور شاندار اضافہ سے حضور کے پیش فرما دیں۔ مگر فوری وعدہ ارسال فرما دیں۔ تا آپ وعدہ کرنے میں آخری آدمی نہ ہوں۔

(۵) "اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے قرب میں آگے بڑھنے کا تحریک جدید کے ذریعہ ایک عظیم الشان موقعہ عطا فرمایا ہے۔ اسکو ضائع نہ کرو آگے بڑھو۔ اور خدا تعالیٰ کے ان بہادر سپاہیوں کی طرح جو جان و مال کی پرواہ نہیں کیا کرتے۔ اپنا سب کچھ قربان کر دو"۔

دفتر دوم میں وہ شامل ہو سکتے ہیں:۔

(۱) جو اس سال میں برسر روزگار ہوئے ہیں۔ یا کاروبار کرنے لگ گئے ہیں وہ دفتر دوم کے چھٹے سال میں کم سے کم اپنی ماہوار آمد کا ۱/۵ حصہ دیکر اس جہاد میں حصہ دار بن جائیں اور ایک بھی احمدی ایسا نہ رہے۔ جو تحریک جدید کے دفتر اول یا دفتر دوم میں شامل نہ ہو گیا ہو۔

(۲) ایسا شخص اپنے گذشتہ پانچ سال کا بھی وعدہ کرے۔ مگر اس کا وعدہ پانچ روپے سے کم نہ ہو۔ زیادہ جس قدر توفیق ہو۔ گذشتہ سالوں کے بقایا کے بارے میں اسے حق ہے کہ کچھ اس سال کے ساتھ دے دے۔ اور کچھ آئندہ سالوں کے ساتھ دے کر پورا کرلے

(۳) جس نوجوان نے پہلے سال میں حصہ لیا پھر چھوڑ دیا۔ یا دوسرے سال تیسرے چوتھے سال میں حصہ لیا۔ اور آئندہ شامل نہیں ہوا۔ ان سب کو دفتر دوم کے چھٹے سال میں شامل کیا جانا ضروری ہے۔

(۴) طالبعلم بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ طالبعلم کی آمد اسکا جیب خرچ ہے وہ جیب خرچ سے بچا کر چندہ تحریک جدید میں دے۔ مگر وعدہ پانچ روپیہ سے کم نہ ہو۔ اگر کسی نے پانچ روپیہ سے کم دیا۔ تو اسکا نام باقاعدہ تحریک جدید کے مجاہدین میں شامل نہ ہوگا۔ لیکن جو کچھ اس نے دیا ہے۔ اسکا ثواب اللہ تعالیٰ کے حضور سے اسے ملیگا۔ (۵) غیر احمدی والدین کی طرف سے بھی چندہ دیا جا سکتا ہے۔ مگر پانچ روپیہ سے کم نہ ہو۔ (۶) عورتوں کے متعلق انکی آمد کا حساب ہوگا۔ کوئی نہ کوئی خرچ ان کو ملتا ہوگا۔ اگر نہیں ملتا۔ تو اپنے خاوندوں سے فیصلہ کریں۔ اور دفتر دوم میں شامل ہوں۔ (۷) وعدوں کی آخری میعاد ۲۸ر فروری ہے۔ دفتر اول اور دفتر دوم کے وعدوں کی فہرستیں مکمل کر کے جلد سے جلد حضور کی خدمت میں ارسال فرما دیں (وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

سیکرٹری صاحبان فوری توجہ فرمائیں

مندرجہ ذیل رقوم عرصہ دراز سے مد بلا تفصیل میں پڑی ہیں۔ متعلقہ سیکرٹری صاحبان کو فرداً فرداً بھی بذریعہ چٹھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ اور اس سے پہلے بھی ایک دفعہ اخبار میں اعلان کر دیا گیا ہے۔ اب پھر بذریعہ اعلان تمام سیکرٹریاں متعلقہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ ان رقوم کی تفاصیل سے اطلاع دیں ایک ہفتہ تک جواب نہ آنے کی صورت میں مطابق فیصلہ مجلس مشاورت تمام رقوم چندہ عام میں منتقل کر دی جائینگی نیز آئندہ رقم بھجواتے وقت کوپن پر ضرور تفصیل لکھ دیا کریں۔ یا بذریعہ چٹھی علیحدہ ارسال کر دیا کریں۔ تاکہ خط و کتابت میں مزید وقت ضائع نہ کرنا پڑے اور رقوم جس غرض کے لئے بھجوائی جاتی ہیں۔ وقت پر اس کام آسکیں۔

نمبر کوپن تاریخ	نام وپتہ دہندہ	رقم
۹۲ / ۲۹-۱۰-۴۸	دفتر محاسب قادیان چیک ۵۲۵۴۵	۶۰۰-۰-۰
۲۶۸/۸ / ۲۹-۱۱-۴۷	سیٹھ محمد اعظم صاحب بحساب جماعت سیلون	۱۳۰۰-۰-۰
۱۱۴۰۴ / ۴-۱۲-۴۷	دفتر بیت المال بحساب برہمن بڑیا	۲۰۰-۰-۰
۶۸۴ / ۶-۱-۴۸	بحساب ٹانگانیکا ڈرافٹ ۹۵/۲۷	۱۰۰۰-۰-۰
۲۷۲ / ۴-۴-۴۸	میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری	۱۰۶-۰-۰
۱۷۶۱ / ۲-۵-۴۸	ایس اے احمد صاحب بانکی پور پٹنہ بذریعہ دست حضرت اقدس محمد ...	۲۱۴-۰-۰
۳۰۸۶ / ۵-۶-۴۸	غلام محمد صاحب پنگاڈی مالابار	۱۵۲-۱۲-۰
۱۲۲۹ / ۲۷-۷-۴۸	غلام محمد صاحب لبشیر عدن	۲۶۹-۴-۰
۲۸۳۷ / ۱۱-۴-۴۸	محمد اکبر صاحب واقف زندگی مدراس	۲۶۰-۰-۰
۳۶۸ / ۱۸-۱-۴۸	سیٹھ محمد اعظم صاحب بحساب کنانور	۳۰۰-۰-۰
۳۰۰۶ / ۲۲-۹-۴۸	بذریعہ امانت بحساب قادیان دارالامان	۸-۴-۰
۳۰۰۷ / ۲۲-۹-۴۸	؍؍ ؍؍ ؍؍	۳۰-۷-۰
۲۲۱۷ / ۱۰-۱۰-۴۸	انجمن احمدیہ کلکتہ	۳۰۹-۹-۳
۲۵۱۷ / ۱۹-۱۰-۴۸	اے جی ڈبلیو ایوب صاحب ڈھاکہ	۱۰-۰-۰
۱۳۰۷۶ / ۲۰-۱۰-۴۸	چندہ مختلف احباب قادیان	۴۳-۸-۳
۱۳۰۷۵ / ۲۰-۱۰-۴۸	؍؍ ؍؍ ؍؍	۱-۱۱-۰
۳۲۰۱ / ۴-۱۱-۴۸	؍؍ ؍؍ ؍؍	۵۹۳-۱-۳
۳۱۱۵ / ۱۴-۱۱-۴۸	سید احتشام الدین صاحب جمشید پور	۹۰-۰-۰
۳۳۵۵ / ۲۵-۱۱-۴۸	غلام نبی صاحب امیر جماعت چک ۹۹ سرگودھا	۵۹-۰-۰
۳۲۹۹ / ۲۹-۱۱-۴۸	چندہ درویشان قادیان	۵۷۲-۱-۳
۳۴۲۲ / ۳۰-۱۱-۴۸	غلام رسول صاحب بھڑا ضلع گجرات	۴۰-۰-۰
۳۶۳۰ / ۱-۱۲-۴۸	ملک ظہور احمد صاحب سمبڑیالوی حال حیدرآباد سندھ	۳۰۰-۰-۰
۳۳۶۰ / ۳۱-۱۲-۴۸	چندہ درویشان قادیان	۴۵-۱۲-۶
۳۳۶۱ / ۳۱-۱۲-۴۸	؍؍ ؍؍	۱۳۸-۸-۹
۳۲۲۵ / ۲-۱-۴۹	؍؍ ؍؍	۳-۳-۰
۳۹۴۱ / ۲-۱-۴۹	اے آر بھنول لاہور بحساب مارشس	۱۰۰-۰-۰
۳۲۳۴ / ۳-۱-۴۹	سید محمود عالم صاحب بحساب کنری سندھ	۸۰-۰-۰
۴۰۵۲ / ۱۲-۱-۴۹	غلام جیلانی صاحب بحساب چک ۲۷۶	۵۰-۰-۰
۴۰۶۸ / ۱۶-۱-۴۹	شاہ محمد صاحب چیف گارڈ کلرک حویلیاں ضلع ہزارہ	[illegible]-۰-۰
۴۱۲۰ / ۲۰-۱-۴۹	صوبیدار محمد عبداللہ صاحب مری	۲۱-۰-۰
۳۴۶۷ / ۲۳-۱-۴۹	خورشید احمد صاحب ناصر آباد سندھ	۲۰۱-۱۴-۰
۴۳۱۵ / ۲۹-۱-۴۹	علی بخش صاحب شجاع آباد T.M.O. ملتان	۱۰۰-۰-۰
۴۴۳۲ / ۵-۲-۴۹	فضل ہادی صاحب ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول اچیالہ	۱۰۲-۰-۰
۳۴۹۹ / ۵-۲-۴۹	محمد شفیع صاحب بذریعہ ناظر صاحب بیت المال	۱۲۰-۲-۰

روزنامہ الفضل لاہور
۱۱ فروری ۱۹۵۰ء

توہین کا عجیب نظریّہ

چند روز ہوئے ہم نے الفضل میں عرض کیا تھا کہ خدا کے بندوں کو اپنے اعتقاد کے مطابق ایک دوسرے پر فضیلت دینا دین میں ممنوع نہیں ہے۔ ہم نے قرآن کریم سے ایک آیت پیش کی تھی کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض۔ یعنی ہم نے بعض رسولوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

روزنامہ "زمیندار" میں بعض حوالے جیسا کہ ہم نے پہلے بھی عرض کیا تھا کتر بیونت کر کے شائع کئے جا رہے ہیں۔ جن سے لوگوں کو اشتعال دلانے کے لئے وہ یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نعوذ باللہ انبیاء علیہم السلام۔ صحابہؓ نبی کریمؐ اور سلف صالحینؒ کی توہین کی ہے۔ اور اس وجہ سے مسلمانوں کا دل دکھتا ہے۔ یہ عجیب قسم کا استدلال ہے۔ جبکہ اللہ تعالےٰ نے خود اپنے پاک بندوں کے دینی مدارج جائز سمجھے ہیں۔ تو کسی کا دل ان فرق مدارج کی وجہ سے کس طرح دکھ سکتا ہے۔ حالانکہ ہر مسلمان کسی نہ کسی نیک بندے کو اپنے اعتقاد کے مطابق دوسروں پر ترجیح دیتا ہے۔ کیا حنفی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو دوسرے ائمہ دین پر ترجیح نہیں دیتے۔ جب یہ درست ہے۔ تو احمدیوں پر ہی کیوں نزلہ گرایا جاتا ہے۔

قرآن کریم کی ایک دوسری آیہ کریمہ ملاحظہ فرمایئے اولٰئک الذین انعم اللہ من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً۔

ہر ایک مانتا ہے کہ صالح شہید۔ صدیق اور نبی میں تفضیلی ترتیب ہے۔ کیا مدارج دینی کے نقطۂ نظر سے نبی۔ صالح شہید اور صدیق سے فضیلت میں بڑھ کر نہیں ہوتا۔ وقس علیٰ ھذا

بات یہ ہے کہ ان لوگوں سے احمدیہ جماعت کے مقابلہ میں دین کا کوئی کام تو ہوتا نہیں۔ اور علمی لحاظ سے بھی ان کے مقابلہ میں شکست خوردہ ہیں۔ اس لئے عوام کو بھڑکا کر اپنے دل کا بخار نکال لیتے ہیں۔ حالانکہ اس شغل سے وہ ملک میں بدنظمی اور مذہبی منافرت پھیلانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

آخر کیوں؟

روزنامہ مغربی پاکستان میں ایک افتتاحیہ "قادیانی سیاست" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے لکھتا ہے۔

"پاکستان کی نوزائیدہ اسلامی مملکت کی بقا و استحکام کے لئے ضروری ہے کہ اس کے عوام اور اس کے ارباب انتظام جن کی گردنوں پر پاکستان کے شئون کی حفاظت کی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں ایسے عناصر کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں۔ جو پہلے بھی پاکستان کے قیام کے مخالف تھے۔ اور اب بھی یہ چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کی ہستی کا خاتمہ کر کے پھر اکھنڈ ہندوستان بنا لیا جائے پاکستان کے قیام سے پہلے اس نصب العین کی مخالفت کرنے والے لوگوں میں سے کچھ تو ایسے تھے جو ہندوؤں کے اجیر تھے۔ اور ان کی سیاست کا آلۂ کار بنکر مسلمانوں کے سیاسی نصب العین کو ناکام بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے۔ جن کے ضمائر پر ہندوؤں کے سیاسی عزائم کا صحیح صحیح انکشاف نہیں ہوا تھا۔ اور وہ نیک نیتی سے یہ سمجھ رہے تھے۔ کہ ہندوستان کو اکھنڈ رکھنے ہی میں اس برصغیر کے مسلمانوں کی بھلائی کا راز مضمر ہے۔ لیکن پاکستان کے قیام کے بعد اگر کوئی شخص یا کوئی جماعت یا کوئی گروہ اکھنڈ ہندوستان کے تخیل کا دلدادہ ہے۔ تو تو اسے پاکستان کی نوزائیدہ اسلامی مملکت کا خیر خواہ اور وفادار نہیں سمجھا جا سکتا۔ پاکستان کے اندر ایسے عناصر کی موجودگی سے نہ تو ارباب حکومت کو انکار ہے۔ اور اور نہ پاکستان کے عوام اس امر واقعہ کی طرف سے غافل ہیں۔ ان لوگوں میں سے جو پاکستان کے قیام سے پہلے اس نصب العین کے مخالف تھے۔ بعض عناصر اپنی رائے کی غلطی کا کھلم کھلا اعتراف کر چکے ہیں۔ اور اپنے سابقہ خیال سے تائب ہو کر پاکستان کے ساتھ اپنی غیر مشروط وفاداری کا اعلان کر رہے ہیں۔ ایسا کرنے والوں میں سے مجلس احرار اسلام اور پاکستان کی عیسائی اقلیت اور مشرقی پاکستان کی ہندو اقلیت کا طرز عمل روز روشن کی طرح آشکارا ہو چکا ہے۔ لیکن مذہبی اعتبار سے اسلام اور مسلمانوں کے لئے خطرناک عزائم رکھنے والی ایک غیر مسلم اقلیت جو اپنے آپ کو "احمدی" کہلانے کی خواہاں ہے سیاسی اعتبار سے بھی پاکستان کی وفادار نہیں۔ اور اس سلسلہ میں بڑی خطرناک کیفیت یہ ہے۔ کہ اس اقلیت کے لیڈر اپنی منافقانہ روش کے بل پر اپنے حقیقی عزائم کو چھپانے اور اپنے آپ کو پاکستان کا وفادار اور خادم ظاہر کرنے میں ایک حد تک کامیاب ہو رہے ہیں۔ نہ صرف کامیاب ہیں بلکہ پاکستان کی حکومت اور اس کے ارباب حکومت سے ایسی امتیازی مراعات حاصل کر رہے ہیں۔ جو پاکستان کے کسی دوسرے گروہ کو یا کسی دوسری اقلیت کو حاصل نہیں"

(مغربی پاکستان ۱۱ فروری)

ہمیں اس پر زیادہ تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن سوال ہے کہ کیا وجہ ہے کہ باوجودیکہ آزاد میں کانفرنسوں میں اعلان پر اعلان کیا جاتا ہے۔ اور باقی مشہور روزناموں اور ہمچو قسم دوسرے اخبارات کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں۔ مگر پھر بھی مجلس احرار کی توبہ کے متعلق ہر مسلمان کا یہی خیال ہے کہ ؎

توبہ کرتے ہوئے نہ رک جاؤ
ہے ہمیں اعتبار ہونے کو؟

آخر کیا وجہ ہے کہ اسکو بار بار بالواسطہ اور بلا واسطہ اپنی توبہ کا اعلان کرنا پڑتا ہے؟ اور پھر بھی نہ مسلمان مانتے ہیں اور نہ حکومت۔ ضرور ہر بار کچھ کسر باقی رہ جاتی ہوگی۔ کیونکہ ع ایسی تو ہزار بار توبہ کی ہے۔

اور پھر کیا وجہ ہے کہ قائداعظم نے چوہدری ظفر اللہ خان سے تو ایک دفعہ بھی نہ کہا کہ توبہ کرو مگر آپکو وزیر خارجہ بنا دیا۔ آخر غور تو فرمایئے ہندوؤں اور عیسائیوں کی توبہ مان لی۔ قادیانیوں کو بغیر توبہ کے بخش دیا گیا۔ مگر بار بار اعلان کرنے والوں کی توبہ کو کوئی مانتا ہی نہیں۔ کیوں؟

جلسوں کا انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے امسال مندرجہ ذیل ایام تبلیغ و جلسہ ہائے تجویز کئے گئے ہیں احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ پوری تندہی ان تقریبات کو منائیں۔

(۱) یوم مصلح موعود	۲۰ فروری	مطابق	۲۰ ماہ تبلیغ	بروز سوموار
(۲) یوم التبلیغ	۲۶ مارچ	"	۲۶ امان	" اتوار
(۳) جلسہ پیشوایان مذاہب	۲۸ مئی	"	۲۸ ہجرت	" اتوار
(۴) یوم التبلیغ	۲۴ ستمبر	"	۲۴ تبوک	" اتوار
(۵) جلسہ سیرۃ النبیؐ	۲۶ نومبر	"	۲۶ نبوت	" اتوار

نائب ناظر دعوۃ و تبلیغ۔ ربوہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

روزنامہ "سفینہ" کی مخلصانہ تنبیہہ

(از مکرم دوست محمد صاحب حجانہ ڈیرہ غازی خاں)

ایڈیٹر "سفینہ" کا مبارک اقدام استحکام پاکستان

مکرم ایڈیٹر صاحب "سفینہ" لاہور نے اپنے ایڈیٹوریل مورخہ ۱۲ر فروری ۵۰ء میں بہ عنوان "قادیانی اور پاکستان" احمدی جماعت کو ان الفاظ میں تنبیہہ فرمائی ہے۔ کہ" ہم کوئی ایسا کلمہ سننے کے روادار نہیں ہیں۔ جس سے ختم نبوت کے عقیدہ میں خلل پڑے۔ اور یہ کہ احمدی جماعت کو مسلمانوں کے جذبات کا پاس کرنا چاہیئے۔" صاحب موصوف نے جس اتحاد اور خیر سگالی کی سپرٹ میں یہ ایڈیٹوریل لکھا ہے۔ وہ باعث صد شکریہ و ہزار تحسین ہے۔ اگر تمام جرائد قومی اختلافات پر اس طرح کی معقولیت متانت۔ اعتدال اور دیانتداری سے خامہ فرسائی کریں۔ جس سے مسلمانوں کے تمام فرقے ایک دوسرے کے قریب تر آجائیں تو پاکستان کا شیرازہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جائیگا۔ اور یہی سب سے بڑی خدمت استحکام و پائیداری پاکستان کی ہے۔

تمام عالم اسلام میں صرف احمدی جماعت ہی معتقد و محافظ ختم نبوت کی ہے

راقم ایک راسخ الاعتقاد احمدی کی حیثیت سے اس مخلصانہ تنبیہہ پر اپنی پوزیشن صاف کرنے کی اجازت چاہتا ہے۔ اور واضح کرتا ہے۔ کہ فی زمانہ تمام عالم اسلام میں صرف احمدی جماعت ہی ہے۔ جو صحیح معنوں میں معتقد و محافظ ختم نبوت حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ لعنت خدا کی اس پر جو حضرت مرزا صاحب کو ان معنوں میں نبی مانتا ہوں۔ جو معنی ان کے مخالف کرتے ہیں۔ اور ہدایت خدا کی اس کو ہو۔ جو کسی مدعی کی طرف وہ بات منسوب کریں۔ جس کا کہ وہ خود دعویدار نہ ہو۔ ہم کو ان مسلمانوں کا یہ عقیدہ دیکھ کر بڑا رنج ہوتا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسیح ابن مریمؑ کی زندگی میں پیدا ہوئے۔ انکی زندگی میں ہی وصال پاگئے۔ اور وہ ابھی تک زندہ ہیں۔ اور یہ کہ انہوں نے واپس آکر نبوت کرنی ہے۔ یہ عقیدہ مسیح ابن مریمؑ کو آخری نبی ٹھہراتا اور ختم نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توڑتا ہے۔ اس طرح کے منکرین ختم نبوت کی یہ توجیہ پیش کرتے ہیں۔ کہ حضرت ابن مریمؑ غیر نبی بن کر تمام روئے زمین کے عامۃ الناس کو دعوت اسلام دیں گے۔ مگر قرآن کریم اس تعلیم کی پرزور تردید کرتا اور جا بجا ابن مریمؑ کو رسولاً الیٰ بنی اسرائیل کا مرتبہ دیتا ہے۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . در اصل لوگوں نے جناب مرزا صاحبؑ کے دعویٰ نبوت کو نہیں سمجھا۔ ایسی بعثت جو شریعت لانے والی ہو۔ بالاتفاق فریقین ذات اقدس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم ہے۔ ایسی بعثت جو شریعت لانے والی نہ ہو۔ مگر براہ راست اللہ تعالیٰ سے عطا شدہ ہو۔ جیسا کہ بنی اسرائیل میں بکثرت ایسے مبعوث ہوتے رہے۔ ایسی بعثت کو بھی ہم ذات اقدس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم مانتے ہیں مگر دوسرے مسلمان اس مرحلے پر ابن مریمؑ کو دوبارہ لاکر ختم نبوت کو توڑتے ہیں۔ ایک تیسری بعثت ہے۔ جو متنازعہ فیہ ہے۔ جو فنا فی الرسول مقام کی ہے۔ جو صرف متبعین محمدی کے لئے مخصوص ہے۔ امام قادیانی نے صرف اس تیسری بعثت کے مقام پر اپنے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ حضرت ممدوح اوائل میں علمائے ظاہر کے مسلک پر اس مقام کو از قسم غیر نبوت قرار دیتے رہے۔ مگر بعد میں اللہ تعالےٰ سے علم پاکر صوفیائے کرام کے مسلک پر اسے از قسم نبوت قرار دیا۔ آپ نے مقام اور درجہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ صرف تعریف نبوت میں تبدیلی کی ہے۔ مخالفین کی دیانتداری کا تقاضا یہ تھا۔ کہ وہ اپنے اعتراض کو حضرت مرزا صاحبؑ کے صحیح دعوے کی حد تک محدود رکھتے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ کہ یہ تیسری قسم کی نبوت از قسم غیر نبوت ہے۔ از قسم نبوت نہیں۔ مگر مخالف لوگ دیدہ دانستہ عام مسلمانوں کو دھوکہ دیتے۔ اور ایسا شور و غوغا کرتے ہیں۔ کہ گویا حضرت مرزا صاحبؑ نے دعویدار بعثت از قسم اول بن کر باغ نبوت پر تبر چلایا ہے۔

مسئلہ ختم نبوت زمانہ سلف سے متنازعہ ہے

حقیقت یہ ہے۔ کہ زمانہ سلف کے صوفیا کرام اور اولیائے کرام کی اکثریت کاملین امت محمدیہ پر بصورت اتم درجہ فنا فی الرسول کا دروازہ بطور اتمام کامل اتباع نبوی کو کھلا ہوا مانتے آئے ہیں۔ اور صرف شریعت لانے والی اور براہ راست عطا ہونے والی نبوت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ختم شدہ مانتے آئے ہیں۔ اور صحابہؓ میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ اور متاخرین میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانی مدرسہ دیوبند اس کے قائل ہیں۔ راقم نے سال گذشتہ بانی رسالہ تنظیم اہل سنت لاہور کو جو کہ اس وقت عداوت جماعت میں سب سے پیش پیش ہے۔ بذریعہ مطبوعہ سوال نامہ یہ دعوت دی۔ کہ آؤ ذات اقدس و دعاوی حضرت مرزا صاحبؑ کو خارج از بحث رکھ کر اس موضوع پر بحث کریں۔

. . . .

. . . .

. . . . کہ آیا ظہور مرزا صاحبؑ سے پہلے زمانوں میں تعریف نبوت اور اجرا نبوت کا مسئلہ اکابرین امت محمدیہ میں متنازعہ تھا یا نہ؟ جس کے ایک طرف علمائے ظاہر اور دوسری طرف بہت بڑی اکثریت اولیائے کرام وصوفیائے عظام کی اجرائے نبوت کی "قائل تھی"؟ تا بعد میں اس بحث کے نتیجہ کی کسوٹی پر یہ جانچا جا سکے کہ حضرت مرزا صاحب نے جو تعریف نبوت کی ہے۔ وہ دونو فریق کے کسی ایک مذہب پر ہے۔ یا ان دونوں سے مختلف ہے۔ مگر بانی تنظیم صاحب اس تحقیقات سے انکار کرتے ہوئے خاموش اور لاجواب رہ گئے۔

مخالفین احمدیت کو چیلنج

اب بھی میں تمام مخالفین کو جو فاتح "قادیان کہلاتے ہیں۔ چیلنج کرتا ہوں۔ کہ وہ آئیں۔ اور متذکرہ بالا موضوع پر تبادلہ خیالات کرلیں۔ مگر کوئی شخص اس بحث کی طرف آنے کی جرأت نہیں کرتا۔ کیونکہ دوسروں کے عقائد کی دھجیاں اڑانا سہل ہے۔ مگر اپنے مسلمات کا ایسا اظہار جو کسی فیصلہ کن و نتیجہ بخش تحقیق کی بنیاد بن سکے۔ محال ہے۔

امر واقعہ یہ ہے۔ کہ غیر احمدی علماء کے عقائد اپنے آنے والے مسیح و مہدی کے خلاف اس سے زیادہ خطرناک ہیں۔ جو اس وقت احمدی جماعت کے سمجھے جاتے ہیں یہ لوگ تو آنے والے مسیح و مہدی کے منکرین کو نہ صرف خارج از اسلام بلکہ واجب القتل گردانتے ہیں۔ اور اس طرح پر بجائے عالمگیر اتحاد اسلامی کے مسلمانوں کے قتل عام کی انتظار میں ہیں۔

امام جماعت احمدیہ کی رواداری اور اتحاد اسلامی کی سرگرمیاں

مگر میرے مرشد و امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالیٰ کی رواداری کا یہ عالم ہے۔ کہ وہ روز اول سے باوجود اختلاف عقائد تمام غیر احمدی قوم کو دعوت اتحاد دیگر اور غیر مسلم اقوام کے مقابلے میں متحدہ محاذ بنانے اور دوش بدوش صف آرا ہونے کی تلقین مسلمان کی اس سیاسی تعریف کے اس رنگ میں کر رہے ہیں۔ کہ "مسلمان" وہ ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہو۔ نہ کہ اسے دوسرے مسلمان سمجھتے ہوں۔ یہ وہ سیاسی تعریف مسلمان کی ہے۔ جس پر بالآخر حضرت قائد اعظم نے چل کر اور تمام قوم اسلام کو منظم کرکے پاکستان بنایا ہے۔

دشمنان پاکستان ختم نبوت کی نوحہ خوانی کے روپ میں یہ وہ عالمگیر اتحاد اسلامی ہے۔ جس کی بنیاد امام جماعت احمدیہ نے ڈالی۔ اور قائد اعظم نے فرمائی۔ لیکن آج دشمنان پاکستان اپنے سیاسی عناد کو ختم نبوت کی نوحہ خوانی کے زنگ میں ...

... پورا کرنے اور بیخ کنی پاکستان ہی سر توڑ جدوجہد کر رہے ہیں۔ خدا ایسے دوستوں سے بچائے۔ اور ان کو ہدایت بخشے۔

انسانی اعمال کی اصلاح کے ذریعے

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان:۔ ایمان باللہ انسانی اصلاح کے لئے ایک جزو لاینفک ہے۔ ایمان باللہ سے مراد یہ ہے۔ کہ انسان یہ یقین رکھے کہ ایک ایسی ہستی موجود ہے۔ جو ہمارے اعمال کی جزاء و سزا ہمیں ضرور دیگی۔ یہ بات انسانی فطرت میں رکھی گئی ہے۔ کہ جب اس کو یہ معلوم ہو کہ اس کے اعمال کی جانچ پڑتال کسی نے کرنی ہے۔ اور وہ ہستی ایسی ہے۔ جو عالم الکل ہے۔ اور قادر مطلق ہے۔ اور کم از کم اس سے زبردست ہے۔ اور کہ اسکو دھوکا بھی نہیں دیا جاسکتا۔ اور وہ اس کے اعمال کی ہر تفصیل کو جانتی اور ان حالات کا علم رکھتی ہے۔ جن حالات میں وہ اعمال کئے گئے۔ اور پھر وہ ان اچھے اعمال پر جو باوجود نہایت درجہ مشکلات اور ناموافق حالات کے نہایت ہمت اور کوشش کرکے بجالائے گئے۔ انعام مترتب کرنے والی ہے۔ اور ان برے اعمال کی سزا دینے والی ہے۔ جو باوجود ان سے رکنے کی طاقت اور اختیار رکھنے کے ارادہ اور نیت سے کئے گئے۔ تو اس صورت میں وہ محتاط ہو جاتا ہے۔ اور بے باکانہ اور مسرفانہ رویہ سے باز رہتا ہے۔ اور سوچ سمجھ سے اپنے اعمال کو بجالاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں انکی اصلاح ہوجاتی ہے۔ وہ جھوٹ کو چھوڑ دیتا ہے۔ باوجودیکہ اس کو اس کے چھوڑنے سے بظاہر نقصان ہوتا ہو۔ وہ بددیانتی اور خیانت نہیں کرتا۔ باوجود اس کے جو اسکو ذاتی اکرام کی قربانی کرنی پڑے۔ وہ کسی کا مال ناجائز طریق سے حاصل نہیں کرتا۔ اگرچہ اس کو اس کے حاصل کرنے سے مادی فائدہ پہنچتا ہو۔ وہ جھوٹی گواہی نہیں دیتا۔ اور سچی گواہی کو نہیں چھپاتا۔ اگرچہ اس کے اپنے خلاف ہو۔ اور اس کی جان یا مال یا عزت کا اس میں خطرہ ہو۔ یا اس کے عزیزوں کے خلاف ہو۔ اور ان کو اس سے جانی یا مالی یا عزت کا نقصان ہوتا ہو۔ پس اول اللہ تعالےٰ پر یقین اور دوسرے اس کی جزاء و سزا پر یقین اور جزاء و سزا کے دن پر یقین اسکو اعمال صالحہ کی توفیق بخشتا ہے۔ اور برے اعمال سے بچنے کی ہمت دیتا ہے۔ پس اگر ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے اعمال کی اصلاح ہو تو اپنے ایمان اور یقین کو اللہ تعالےٰ پر اور یوم آخرت پر زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ اور وہ ذرائع اختیار کریں۔ جن سے یہ یقین بڑھتا ہو۔ اس سے نہ صرف ہماری اخروی زندگی بہتر ہوگی۔ بلکہ ورلی زندگی بھی سنور جائے گی۔ عاجز اقبال احمدؐ۔

مفید معلومات

صرف ضلع جیکب آباد (سندھ) میں سندھیوں کی آبادی تیس ہزار سے زائد ہے۔

—— بلوچستان میں دو سال میں تعلیمی اداروں کی تعداد تقریباً دوگنی اور طلباء کی تعداد ۲۴۰۰ سے بڑھ کر ۵۸۰۰ ہوگئی ہے۔

—— کناڈا کی تاریخ میں پہلی بار ۱۵ جنوری کو عید میلاد النبی کا جلسہ ہوا۔ اس کی صدارت مسٹر ایف ڈی وینزلٹ پروفیسر علوم مشرقی ٹارنٹو یونیورسٹی نے کی۔

—— آزاد کشمیر کے دو ڈاکٹروں نے تپ دق کے بی۔ سی۔ جی ٹیکوں کی تربیت مکمل کر لی ہے۔ یہ ڈاکٹر کشمیری مہاجرین کے کیمپوں میں بی۔ سی۔ جی کے ٹیکے لگائیں گے۔

—— حکومت پاکستان کی دعوت پر ایک برطانوی صنعتی مشن فروری کے آخری ہفتہ میں کراچی آ رہا ہے۔

—— ترکی کے ۴۰ طلباء وسط فروری میں پاکستان آ رہے ہیں۔ یہ لوگ مغربی پاکستان کے مشہور شہروں، تاریخی مقامات آثار قدیمہ اور تعلیمی اداروں کو دیکھیں گے۔

—— ادارہ اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل نمائندہ کرنل عبدالرحیم خان کو عبوری کمیٹی کا نائب صدر منتخب کر لیا گیا ہے۔

—— مشہور ترک پہلوان مسٹر بامتر دو عنقریب ہی پاکستان آ رہے ہیں۔ موصوف یہاں پہلوانی کے چند مظاہرے کریں گے۔

—— ہائی کمشنر پاکستان مقیم کناڈا کے بیان کے مطابق پاکستان نے کناڈا سے تقریباً ۲۰۰۰۰۰۰ ڈالر کا مال درآمد اور ۵۰۰۰۰۰ ڈالر کا سامان برآمد کیا۔

—— اٹلی میں پاکستان کے ڈپٹی ٹریڈ کمشنر کا دفتر قائم ہوگیا ہے۔

—— پاکستانی سرمایہ کاروں نے سوتی پارچہ بافی کی صنعت میں پانچ کروڑ سے زائد روپیہ لگایا ہے۔

—— ڈنڈی کالج نے پاکستانی طلبہ کو ایڈورڈ اے ریڈز فیلوشپ دینے کی پیش کش کی ہے۔

—— ۱۹۴۹ء میں گنے کے زیر کاشت رقبہ میں ۴.۷ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔

—— پنجاب نیشنل بنک لمیٹڈ اور بھارت بنک کو نئی تحویلات قبول کرنے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

—— ۱۹۴۹-۵۰ء کی روئی کے زیر کاشت رقبہ کے متعلق دوسرے تخمینہ سے معلوم ہوا ہے کہ اس میں ۱.۳ فی صدی کا اضافہ ہوا ہے۔

—— قانون اسلحہ کے تحت جو لائسنس دیا جاتا ہے وہ پرندوں یا جانوروں کے شکار کا مستحق نہیں بناتا۔ اس کے لئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے علیحدہ لائسنس حاصل کرنا ضروری ہے۔

—— ۱۹۴۹ء میں السی کے فصل کے زیر کاشت رقبہ میں ۲.۷ فی صدی کا اضافہ ہوا۔

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سپیشل کلکٹر صاحب بہادر لیہ دعویٰ ۱

محمد نواز صاحب ولد گوہر صاحب قوم بلوچ لشاری سکنہ موضع سرگانی تحصیل لیہ

بنام سماۃ لیکھی بائی وغیرہ

دعویٰ فک الرہن اراضی ۳۳۸ کھاتہ کھتونی ۱۱۷۶ تا ۱۱۷۸ - ۱۱۸۱ تا ۱۱۹۸ نمبرات خسرہ ۲۲۳۶/۲۰۱ - ۲۲۳۷ - ۱۵۷۸ - ۲۲۳۵ - ۲۲۴۰ - برقبہ ۱۹ کا ۲/۳ حصہ و کھتونی نمبر ۱۱۷۹ - ۱۱۸۲ - ۱۱۸۰ - ۱۱۸۳ میں سے میزان بطوری حصہ داری رہن و کھاتہ ۳۳۸ کا ۱/۳۶ حصہ برقبہ بحانہ ملکیت واقع موضع سانجھہ اسرا تحصیل لیہ۔

سماۃ لیکھی بائی بیوہ دیالو رام۔ اتمر رام ولد مرلی رام۔ پوکرداس و نیگھا رام پسران پھوایہ رام۔ نیچ بھان ولد روپ چند قوم اروڑہ سکونتہ کرہ مشرقی پنجاب —— مقدمہ مندرجہ بالا عنوان بالا میں سماۃ لیکھی بائی وغیرہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اسلئے اشتہار ہذا بنام سماۃ لیکھی بائی وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر سماۃ لیکھی بائی وغیرہ مذکور ماہ ۲۵/۲ کو بمقام لیہ حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا۔ تو اسکی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ماہ ۵/۲ کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

(دستخط حاکم) (مہر عدالت)

پاکستان میکناٹن تجاویز قبول کرنے کو تیار ہے

(لنڈن ٹائمز)

لنڈن ۱۰ فروری۔ لنڈن ٹائمز کے نامہ نگار لیک سکیس نے بذریعہ تار یہ اطلاع دی ہے کہ حفاظتی کونسل میں پاکستان اور ہندوستان کے مفصل بیانات سے یہ بات بالکل واضح ہو گئی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ جنرل میکناٹن کی مصالحت کی تجویز سے بالکل متاثر نہیں ہو سکا اور استصواب کی نگرانی کے لئے بین الاقوامی فوج بھیجنے کے علاوہ جو ایسا اقدام ہے جسے ان دونوں ملکوں پر بمشکل ہی عاید کیا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا بہت مشکل ہے کہ مصالحت کرانے کے لئے اور مزید اقدامات کرنے ممکن ہیں۔ قریباً دو سال کے مسلسل مباحثوں کے بعد جس میں بعض وقت یہ نظر انداز کر دیا جاتا تھا کہ ہندوستان پاکستان کی جارحانہ کارروائی کے خلاف مستغیث ہے۔ آج بھی دونوں حکومتوں کے منتہائے نظر ایک دوسرے سے بہت دور ہیں۔ باہمی الزام تراشی اور تاریخی توجیہات سے قطع نظر کرنے کے بعد یہ بات صاف طور پر نظر آتی ہے کہ پاکستان استصواب رائے کے لئے میکناٹن تجاویز قبول کرنے کو تیار ہے اور ہندوستان تیار نہیں ہے۔ کل لنڈن کے پریس کے تبصروں میں یہ مشورہ تھا کہ دولت مشترکہ کے ذرائع سے یا اقوام متحدہ کے زیر اہتمام امریکی تعاون کے ساتھ اختلافات کو مٹانے کے لئے پاکستان اور ہندوستان کو ہر ممکن دوستانہ امداد دینی چاہیے۔

(داستار)

بین الاقوامی ٹی اسٹیشن بورڈ میں پاکستان کی شرکت

لنڈن ۱۰ فروری۔ فنانشل ٹائمز کا نامہ نگار کراچی سے اطلاع دیتے ہوئے کہ پاکستان چائے کے بین الاقوامی توسیعی بورڈ کی رکنیت کی درخواست دینے والا ہے رقمطراز ہے کہ اس طرح پاکستان کی چائے کی نمائندگی برطانیہ میں گذشتہ سال قائم شدہ پاکستانی ٹی ایسوسی ایشن اور امریکہ اور کناڈا میں اس بورڈ کے ذریعہ ہو سکے گی۔ اور سارے یورپ میں اس بورڈ کی معرفت پاکستانی چائے کی نمائندگی ہو سکے گی۔

(داستار)

سرمایہ کی اجرائیوں کا نیا کنٹرولر

کراچی ۱۰ فروری۔ ایک اعلان کے مطابق مسٹر قادر محمد ڈپٹی سیکرٹری وزارت مالیات حکومت پاکستان کو ۳ فروری ۱۹۵۰ء سے مسٹر ممتاز حسن کی جگہ مستقرہ پاکستان میں سرمایہ کی اجرائیوں کا کنٹرولر مقرر کیا گیا ہے۔

عرب مہاجرین کی واپسی

بیروت ۱۰ فروری۔ مزید پچاس عرب مہاجرین لبنان سے فلسطین روانہ ہو گئے ہیں۔

(داستار)

مشرقی جرمنی میں ملکی حفاظت کی نئی وزارت

برلن ۱۰ فروری۔ کریملن کے نافذ شدہ احکام کے ماتحت مشرقی جرمنی پر اشتراکی اقتدار سخت ہوتا جا رہا ہے۔ روسی اصولوں پر اس منطقہ کو آخری ریاست بنانے کے لئے دو مزید کارروائیاں کی گئی ہیں۔ پہلی کارروائی ملکی حفاظت کی وزارت کی شکل میں ایک نئے گسٹاپو کا قیام ہے جسے سیاسی مجرموں کو گرفتار اور قید کرنے کے مکمل اختیارات حاصل ہوں گے۔ دوسری کارروائی نوجوانوں کی تحریک میں توسیع ہے جسے "آزاد جرمن جوان" کہا جاتا ہے اور جہاں جرمنی کے نوجوانوں کو ان اصولوں کی تعلیم دی جائے گی۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس ادارہ کی رکنیت کی تعداد تیس لاکھ ہو گی۔ نئی حفاظتی وزارت کرنل پال مارکوانیف کی سرکردگی میں قائم ہو گی جو اسٹالن گراڈ میں قید شدہ جنگی جرمن افسروں میں سے ہیں جنہیں بعد میں برلن کے مشرقی حلقہ کی پولیس کا افسر اعلیٰ بنا دیا گیا تھا۔ ان کارروائیوں کو متوسط طبقہ کی جماعت میں صفائی اور روس منطقہ کو اقتصادی امداد دینے کے روسی فیصلے نے یہاں کے اتحادی مبصرین کو اس کا یقین دلا دیا ہے کہ مستقبل قریب میں روسیوں کا ارادہ مشرقی جرمنی سے دست بردار ہونے کا ہرگز نہیں ہے۔

(داستار)

مشرق وسطی کی برفانی سردی میں پناہ گزینوں کی حالت زار

لیک سکیس ۱۰ فروری۔ اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ برائے اطفال کے صدر دفتر برائے مشرق وسطیٰ کے صدر ڈاکٹر ہینری ڈیسکوڈرس کو مشرق وسطیٰ کے ہزاروں پناہ گزینوں کی موجودہ پریشانیوں کی اطلاع موصول ہو رہی ہے۔ کپڑے اور خیمے روانہ کرنے کی اطلاع دیتے ہوئے صدر ڈاکٹر ڈیسکوڈرس نے برفانی طوفان اور شدید بارش کی وجہ سے پہلے ہی سے پریشانیوں میں مبتلا پناہ گزینوں کی مصیبتوں میں اضافہ کیا ہے کہا جاتا ہے کہ ایک لاکھ پناہ گزین خیموں میں ایسی تکلیف کی زندگی گذار رہے ہیں کہ ان کے پاس ایندھن بالکل نہیں ہے۔ کپڑے خراب و خستہ ہیں۔ جوتوں کی بری حالت ہے۔ کمبل ناکافی ہیں۔ اور ضروری غذا کا راشن بھی ان کے پاس ضرورت سے کم ہے۔

(داستار)

صرف ایک مرحلہ پر سیلز ٹیکس عائد کیا جائے

لاہور ۱۰ فروری:۔ ملک محمد انور مشیر اعلیٰ حکومت پنجاب نے منزل واٹر اور فروٹ ٹریڈ کے نمائندوں کو اس امر کا یقین دلایا کہ پنجاب گورنمنٹ از راہ ہمدردی ان کے مطالبات کو مرکزی حکومت تک پہنچائے گی۔ ملک محمد انور نے ایک سپاسنامہ کے جواب میں جو ڈاکٹر احمد حسن ملک نے محولہ ذکر نمائندوں کی طرف سے پیش کیا تھا۔ یہ یقین دلایا جس میں اس امر کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ کہ سیلز ٹیکس صرف ایک مرحلہ پر لگایا جائے۔

ملک محمد انور نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سیلز ٹیکس مرکزی حکومت کا معاملہ ہے اور صوبائی حکومت اس میں کسی قسم کی مداخلت کرنے کی مجاز نہیں۔ تاہم پنجاب گورنمنٹ اس مسئلہ پر ہمدردانہ غور کرے گی۔ اور تاجروں کے نقطہ نگاہ کو مرکزی حکومت تک پہنچا دے گی۔ اپنے ایڈریس میں ڈاکٹر احمد حسن ملک نے فرمایا۔ کہ کئی مرحلوں پر ٹیکس عائد کرنے کی بجائے ضروری ہے کہ صرف ایک مرحلہ پر سیلز ٹیکس وصول کیا جائے۔ کیونکہ کئی مرحلوں پر ٹیکس وصول کرنے سے تاجروں کو بڑی دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جس سے مال مہنگا ہو جاتا ہے۔ اور حکومت کے مالیہ میں کمی ہو جاتی ہے۔ علاوہ ازیں تاجر اور پرچون فروش باضابطہ حسابات نہیں رکھ سکتے۔ کیونکہ ان میں اکثریت ان پڑھوں کی ہے۔

لاہور میں درجہ حرارت میں اچانک کمی

لاہور ۹ فروری:۔ لاہور کے باشندے جو نہایت بے صبری سے قبل از وقت موسم بہار کے منتظر تھے آج صبح جب بیدار ہوئے تو آج کا دن موسم سرما کا شدید ترین سرد دن تھا۔ جب لاہور کا درجہ حرارت نو درجہ کم ہو گیا۔ ماہر موسمیات کی یہ پیشگوئی ہے کہ درجہ حرارت مزید نو دس درجہ انحطاط کی توقع ہے جس سے درجہ حرارت نقطۂ انجماد سے گر جائے گا۔

آج صبح جب کہر نے تمام لاہور کو لپیٹ میں لے لیا۔ تو اوور کوٹ مفلر اور پوستین جو لوگوں نے احتیاط سے بکسوں میں بند کر دی تھیں ایک دم نکل آئیں۔ اور گھروں میں آگ تاپنے کے لئے روشنی ہو گئی۔

آج سارا دن لاہور میں سرد ہوا چلتی رہی اور درجہ حرارت میں انحطاط ہو گیا۔ یہ انحطاط اس موسمی گڑبڑ کا نتیجہ تھا جس کی اطلاع پہلے دی گئی تھی۔ خیال ہے کہ یہ سرد ہوا ۴۸ گھنٹے اور چلے گی اور اس کے بعد موسم خوشگوار ہو گا۔

شیخ عبدالقادر صاحب رضا کی وفات پر گورنر پنجاب کا بیان

لاہور ۱۰ فروری:۔ شیخ سر عبد القادر کل صبح انتقال کر گئے شام کے چار بجے میانی صاحب میں سپرد خاک کر دیئے گئے۔ آپ کی نماز جنازہ یونیورسٹی گراؤنڈ میں ادا کی گئی۔ جس میں ان کے احباب ہائیکورٹ کے ججوں ایسوسی ایشن کے ارکان۔ اعلیٰ افسروں اور سرکردہ لیڈروں کے علاوہ گورنر پنجاب سردار عبد الرب نشتر نے بھی شرکت کی۔ سردار عبد الرب نشتر۔ گورنر پنجاب نے شیخ عبد القادر کی وفات حسرت آیات پر مندرجہ ذیل بیان دیا۔ مجھے نہایت رنج و محن سے شیخ عبد القادر صاحب کی وفات حسرت آیات کا علم ہوا۔ اب پنجاب کے جلیل القدر بزرگ تھے۔ وہ ایک عظیم الشان ادیب تھے۔ اور انہوں نے اپنی قابلیت اور ذہانت سے اعلیٰ مرتبہ حاصل کیا۔ آپ کے دوستوں اور عزیزوں کے علاوہ خاص طور پر اردو ادب کے محسنوں کو شدید صدمہ پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ نے اردو کی شاندار خدمات سر انجام دیں۔ میں ان کے لواحقین سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں۔

شاہ ایران کا اعلان

طہران ۱۰ فروری۔ شاہ محمد رضا شاہ پہلوی نے آج ایرانی مجلس اور ایرانی سینیٹ کے مشترکہ اجلاس کا افتتاح کیا۔ جو نئے آئین کے مطابق عمل میں آئی ہے۔

اعلیحضرت شاہ ایران نے اپنی افتتاحی تقریر میں ارشاد فرمایا۔ کہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات استوار کرتے وقت وہی سلوک روا رکھا جائے۔ جو وہ ایران سے دوستانہ تعلقات قائم کرتے وقت رکھیں۔ اور ایسا کرتے وقت اقوام متحدہ کے میثاق کی پوری پوری پابندی اختیار کی جائے آپ نے ملک کے اندرونی مسائل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ ان مسائل کو فی الفور حل کرنا چاہیئے۔ اور ایران میں صنعتی ترقی کے لئے جو سات سالہ پروگرام بنایا گیا ہے اس پر پورا پورا عمل کیا جائے۔ آپ نے رشوت کو ختم کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور اعلان کیا کہ مساوی عدل و انصاف کو پیش نظر رکھا جائے۔

ایران کے نئے دستور اساسی کے مطابق سینیٹ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کے نصف ارکان شاہ نامزد کرتا ہے۔ اور نصف مجلس منتخب کرتی ہے۔ دونوں میں سے کوئی ایوان اگر کوئی بل منظور کرے۔ تو دوسرے سے اس کی منظوری لینی ہو گی۔ اگر اتفاق نہ ہو تو مشترکہ اجلاس میں اس کا فیصلہ کیا جائیگا

نرسوں کی اشد ضرورت

کراچی ۱۰ فروری:۔ پاکستان کے اسپتالوں میں ۳۰۰۱۴ مریضوں کی گنجائش ہے۔ جن کی نگہداشت کے لیے [illegible] نرسیں ضروری ہیں۔ مگر پاکستان میں تربیت یافتہ رجسٹرڈ نرسوں کی کل تعداد ۹۵۵ ہے۔